| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

ڈالروں کا کرشمہ

جمیل الرحمٰن فاروقی

اسلام آباد کے امریکی سفارت خانے نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان میں طالبان مخالف مظاہروں کے لیے امریکا نے ڈالر فراہم کیے ہیں۔ جس تنظیم پر ڈالروں کی بارش کی گئی ہے اس کا نام بھی بتلایا گیا ہے۔ اس سربستہ راز کے افشا ہونے اور خبر کے میڈیا کی زینت بننے کے بعد سنی اتحاد کونسل نامی جماعت کے سربراہ صاحبزادہ فضل کریم نے اس کی تردید کی ہے، راز کھلنے پر شدید برہمی اور خبر کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے، مگر ایسی باتیں تو سب اہل نظر جانتے ہیں کہ اس طرح کے معاملات میں اکثر خبر ہی درست ہوتی ہے اور تردید کو محض رسم دنیا قرار دیا جاتا ہے۔ موصوف بھی ہلکے پھلکے انداز میں یہ رسم ادا کر دیتے تو ''رات گئی بات گئی'' ہو جاتی، مگر انہوں نے تردید کے دوران اتنا طیش دکھایا کہ میڈیا کے نمایندوں کو یہودی ایجنٹ قرار دے دیا۔ جوش خطابت میں بھول ہی گئے کہ وہ کس خبر کی تردید کر رہے ہیں اور کوئی ان سے یہ بھی تو کہہ سکتا ہے کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ تردیدی بیان میں انہوں نے ایک انوکھی بات یہ کی کہ ''ان کے احتجاجی مظاہروں میں ایک کرسچن خاتون بھی شریک ہوتی تھی، ممکن ہے اس نے امریکا سے ڈالر لیے ہوں۔'' قوم کے ان ''خادمین'' کو ایسی چھوٹی موٹی خبروں پر طیش میں نہیں آنا چاہیے۔ موصوف ہیں تو مخدوم مگر ''خادم اعلیٰ'' کے مصاحب رہے ہیں، جس کے بعد یہ خود کو ''خادم قوم'' قرار دیتے پھرتے ہیں۔ قوم کے یہ خادم قورمے کھائیں، حلوے کھائیں، قوم کا خون چوسیں اور چاہیں تو ڈالر کھائیں، یہ ان کا پیدائشی حق ہے جو ان سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ عربی کے ایک مشہور شعر کا ترجمہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو لڑنے کے لیے پیدا کیا ہے اور بعض کو حلوے اور ثرید کھانے کے لیے'' تقدیر کے فیصلے کے مطابق شاید صاحبزادہ صاحب کا تعلق شعر میں مذکور دوسرے قبیل سے ہو، اس لیے ان خادمین قوم کو ایسی خبروں پر شرمندہ ہونے کی بجائے یہ شعر گنگنانا چاہیے ؎

کیا بتائیں تمہیں خدام وطن کا مینو
کھانے پینے سے کبھی پیٹ نہیں بھرتے ہیں
کچھ بھی مرغوب نہیں قوم کی یخنی کے سوا
ناشتہ یہ ملت بیضا کا کیا کرتے ہیں

ابھی تو انہوں نے طالبان کے نام پر صرف ناشتہ کیا ہے، متعدد محاذ مزید کھلنے کا قوی امکان ہے، انتہا پسندی و دہشت گردی کی مخالفت کے نام پر لنچ ہوگا، مذہبی سیاسی محاذ تشکیل دینے کے نام پر ڈنر ہوگا، فرقہ واریت پھیلانے کے منصوبے کے تحت ظہرانوں اور عصرانوں کے لیے مزید ڈالروں کا اہتمام ہوگا۔

ہماری سادہ لوح قوم نے تو اپنے رہبروں اور لیڈروں کی حقیقت کو پہچانا ہی نہیں، یہ تو شہرت، جاہ وجلال کے لیے سب کچھ کرگزرنے کے لیے تیار رہتے ہیں، حلال وحرام کو ایسے لیڈر اکثر بالائے طاق ہی رکھتے ہیں، خودساختہ رُتبے کے حصول کی دھن ان پر سوار رہتی ہے۔ اپنے بلند ''مقاصد'' کے حصول کے لیے ان کو خودکشی بھی کرنی پڑے تو دریغ نہیں کرتے۔ ایسے ہی لیڈروں کے بارے میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

یہ طالبان وزارت، یہ لیڈران کرام
تلاش جاہ میں جو کچھ کہو، وہی کرلیں
نئے جنم میں یقین ہو گر ڈالروں کا
خدا گواہ کہ یہ آج ہی خودکشی کرلیں

تاریخ میں ہمیشہ ایسے ہی آستین کے سانپوں، میر جعفروں اور میر صادقوں نے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ ہر تالاب میں کچھ مچھلیاں ایسی ہوتی ہیں جو پورے ماحول کو گندہ کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی سوچ ہی منفی ہوتی ہے، معاشرے میں فساد پھیلانا ان کا مقصد اولین ہوتا ہے۔

ہر مکتب فکر کو چاہیے کہ ایسے گندے انڈوں کو اپنی صفوں سے نکال باہر کریں اور ان سے ہوشیار رہیں۔ ایسے لوگ کسی مسلک کی نمائندگی ہرگز نہیں کرتے۔ جن دنوں امریکی ڈھول کی تھاپ پر ان کا رقص جاری تھا، ہر جگہ امپورٹڈ پروگرام کے تحت مظاہرے، احتجاج، ریلیاں، ٹرین مارچ اور سیمینار منعقد کیے جا رہے تھے، ان دنوں رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن جیسی شخصیات کے بیانات ریکارڈ پر موجود ہیں، جنہوں نے پوری وضاحت کے ساتھ کہا تھا کہ ''امریکی ڈالروں کے ذریعے پاکستان کے دو بڑے مکاتب فکر کو لڑانے کی سازش کی جارہی ہے، اس طرح کے مظاہروں میں شریک ہونا بھی جرم ہے۔''

وطن عزیز میں فرقہ واریت کو پروان چڑھانے کے امریکی منصوبے کو ٹھنڈے پیٹوں ہضم نہیں کرنے دینا چاہیے۔ فرقہ واریت کا عفریت ملکی بقاو سلامتی کے لیے میموگیٹ اسکینڈل سے بھی زیادہ مہلک ہے، اس منصوبے کی تکمیل کے لیے مالی امداد کے امریکی اعتراف کے بعد کوئی چیز مخفی نہیں رہی، پوری قوم اور مقتدر اداروں پر لازم ہے کہ اس منصوبے کے ذمے داران کا احتساب کریں اور وطن عزیز کو مزید بحرانوں سے بچانے میں اپنا کردار ادا کریں، قبل اس کے کہ ڈالر اپنا کرشمہ دکھائے اور فرقہ واریت کی آگ بھڑک کر سب کچھ بھسم کرڈالے۔

''کروسیڈ'' کے نعروں کی گونج میں متحد ہوکر یلغار کرنے والا نیو ورلڈ آرڈر اپنی موت مرچکا ہے، تاریخ کے اس نازک مرحلے پر ہمیں کافروں اور منافقوں کی صفوں میں کھڑا ہونے کے بجائے اسلام اور مجاہدین کے جھنڈوں تلے جمع ہونا چاہیے ورنہ تاریخ ہمیں غدار کے لقب سے یاد کرے گی۔

jameelfarooqi@gmail.com